اہل سنت کا ترجمان
ماہنامہ بقیع کراچی
JANUARY 2023
مسلسل اشاعت نمبر 343
Regd. # MC-1177

الإتحافُ بالأحاديثِ الوارِدَة في فَضلِ الطَّوافِ

ترجمہ بنام

طواف کے فضائل پر احادیث

شیخ الاسلام
ابراهيم بن حسين بن احمد البيري
متوفی: ۱۰۹۹ھ

مترجم
شیخ الحدیث مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی
(رئیس دار الحدیث و دار الافتاء بجامعۃ النور)

تحقیق و تخریج
ابو اللیث علامہ محمد طاہر قادری نعیمی مدظلہ العالی
[استاذ و متخصص جامعۃ النور]

حواشی
علامہ محمد اُسامہ قادری نعیمی مدظلہ العالی
[متخصص جامعۃ النور]

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰
Ph : 021-32439799 Website : www.ishaateislam.net

الاتحافُ بالأحَاديثِ الوَارِدَة فى فَضل الطَّوافِ

ترجمہ بنام

طواف کے فضائل پر احادیث

شيخ الإسلام ابراهيم بن حسين بن أحمد البيري رحمه الله

متوفي: ۱۰۹۹ ھ

مترجم

شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی

(شیخ الحدیث و رئیس دار الإفتاء بجامعة النّور)

تحقیق و تخریج

ابو للیث علامہ محمد طاہر قادری نعیمی مدظلہ العالی

[أستاد متخصصین جامعۃ النّور]

حواشی

علامہ محمد اُسامہ قادری نعیمی مدظلہ العالی

[متخصص جامعۃ النّور]

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

کتاب	:	الإتحاف بالأحادیث فی فضل الطواف ترجمہ طواف کے فضائل پر احادیث
مُصنّف	:	شیخ الاسلام ابراھیم بن حسین بن احمد البیری رحمۃ اللہ علیہ
مترجم	:	شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی
تحقیق وتخریج	:	علامہ ابو اللیث محمد طاہر القادری النعیمی
حواشی	:	محمد اسامہ قادری نعیمی (متخصص جامعۃ النور)
سن اشاعت	:	جمادیٰ الاخریٰ ۱۴۴۴ ہجری / جنوری ۲۰۲۳ء
تعداد	:	4500
ناشر	:	جمعیت اشاعت اہلسنّت، کراچی، پاکستان نور مسجد، کاغذی بازار میٹھادر، کراچی، فون:021-32439799
خوشخبری	:	یہ رسالہ www.ishaateislam.net پر موجود ہے

پیش لفظ

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

طوافِ خانہ کعبہ اسلام کا شعار ہے جو تعمیرِ خانہ کعبہ سے جاری وساری ہے ۔ شریعتِ اسلامیہ میں کعبۃ اللہ مشرفہ کے گرد سات چکر لگانے اور دعا کرنے کو طواف کہتے ہیں۔ طواف کے لئے نماز کی طرح بدن اور لباس کا پاک ہونا ضروری ہے۔

طوافِ کعبہ ایک بڑی نعمت اور فضلِ خداوندی ہے جو ہر ایک کو نصیب نہیں ہوتا۔ بیت اللہ شریف پر روزانہ رحمتوں کا نُزول ہوتا ہے اُن میں سے وافر حصّہ اُس پاک دَر کا طواف کرنے والوں کو ہوتا ہے۔ بیت اللہ شریف، طوافِ کعبہ اور طواف کرنے والوں کا تذکرہ قرآنِ کریم میں متعدد مقامات پر ہوا اور طوافِ کعبہ کی افضلیت اور طواف کرنے والوں کے انعامات کا بیان احادیث طیّبہ میں موجود ہیں۔

چنانچہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر رات اہلِ زمین کی طرف نظر فرماتا ہے، سب سے پہلے اہلِ مکہ کی طرف نظر فرماتا ہے اور اہلِ حرم میں بھی سب سے پہلے مسجد حرام والوں کی طرف نظر فرماتا ہے تو جسے طواف میں مشغول پاتا ہے اُسے بخش دیتا ہے، جسے نماز پڑھتے دیکھتا ہے اُس کی بھی مغفرت فرمادیتا ہے اور جسے کعبہ مشرفہ کی طرف منہ کئے ہوئے کھڑا دیکھتا ہے اُسے بھی بخش دیتا ہے۔ (قوت القلوب، الفصل الثالث و الثلاثون فی ذکر دعائم الإسلام الخمس، کتاب الحج، ذکر فضائل البیت الحرام، 1265/3، مکتبة دار التراث، الطبعة الأولی:1422ھ2001م۔ لشیخ أبی طالب مکی محمدبن علی مکی متوفی386ھ)

زیرِ نظر رسالہ " الإتحاف بالأحادیث الورادة فی فضل الطواف"شیخ الاسلام ابراھیم بن حسین ابن احمد المکی الحنفی المعروف بیری زادہ(متوفی۱۰۹۹ھ) نے تصنیف فرمایا ،جس میں آپ علیہ الرّحمہ نے طواف کے فضائل پر احادیث جمع فرمائی ہیں۔ رسالہ ہذا اب تک عربی زبان میں تھا اور اردو طبقہ کے لیے اس کے اردو زبان میں ترجمہ کی ضرورت تھی تو اللہ تعالیٰ کے کرم سے اس عظیم کام کی سعادت اُستاذ العلماء والمفتیان، شیخ الحدیث حضرت علّامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی

نقشبندی مُجدّدی مدظلہ العالی، کے حصّے میں آئی، نیز اس رسالہ پر تحقیق و تخریج مفتی صاحب قبلہ کے شاگرد رشید اور جامعۃ النور کے استاد و متخصص علامہ ابواللیث محمد طاہر قادری نعیمی مدظلہ جبکہ حواشی کا اہتمام مفتی صاحب قبلہ کے شاگردِ رشید اور جامعۃ النور کے متخصص فی الفقہ الاِسلامی علامہ اسامہ قادری نعیمی مدظلہ نے کیا ہے۔

ادارہ اس کو اپنے سلسلہ اشاعت کے 343 ویں نمبر پر شائع کرنے کا اہتمام کر رہا ہے۔

مولیٰ تعالیٰ مُترجِم، مُحقّق، مُحشّی اور ادارے کی سعی اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور انہیں تمام مسلمانانِ عالَم کی طرف سے اجرِ جزیل، بے مثیل و بے انتہاء عطا فرمائے اور بارگاہِ رسالت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں سندِ قبول کی عزت سے سرفراز فرمائے۔

فقط

ابو ثوبان مفتی محمد کاشف مشتاق العطاری النّعیمی

خادم دار الإفتاء جامعۃ النور

جمعیۃ اشاعۃ اھل السنۃ (باکستان)

مفتیءِ مکّہ مکرمہ شیخ برہان الدین ابو محمد ابراہیم بن حسین بن احمد بن بیری

المعروف بہ "بیری زادہ"

مختصر تعارف

نام و نسب:

آپ کا مکمل نام شیخ برہان الدین ابو محمد ابراہیم بن حسین بن احمد بن محمد بن احمد بن بیری ہے۔ آپ "مفتیءِ مکہ مکرمہ" اور "بیری زادہ" کے لقب سے مشہور ہوئے۔

ولادت:

آپ کی ولادت مدینہ منورہ میں ایک اندازے کے مطابق ۱۰۲۰ھ میں ہوئی، جب آپ کے والد سفرِ حرمین کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ آپ کی پرورش مکّہ مکرمہ میں ہوئی۔

تعلیم:

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے چچا 'محمد بن بیری' اور شیخ الاسلام عبدالرحمٰن المرشدی، قاضی احمد بن عیسیٰ المرشدی، شیخ ابو بکر القصیر المغربی وغیرہم سے حاصل کی، اسکے علاوہ علوم عربیہ میں ابن جمال اور علوم حدیث 'محمد بن علی بن علان مکی' آپ کے اساتذہ ہیں۔ آپ کو کثیر مشائخِ حجاز و مصر سے اجازاتِ علمی حاصل ہوئیں۔

خدمات و تعارف علمی:

علامہ بیری زادہ گیارہویں صدی ہجری کے اکابر فقہاءِ حنفیہ میں سے تھے۔ آپ ایک فقیہ فاضل ہونے کے ساتھ ساتھ مُحدّث کامل اور مجدّدِ مآثرعلوم تھے۔ علمِ فتویٰ میں یگانۂ زمانہ رہے، اہل علم و فضل کے نزدیک جلالت و فضیلت کے سبب مشہور تھے۔ کئی سالوں تک

مکہ مکرمہ کی مسندِ افتاء آپ کے سپرد رہی۔ نقلِ احکام و تحریر مسائل میں آپ کی خدمات کا اندازہ آپ کی تحریرات سے بخوبی ہوجاتا ہے۔

تصانیف:

آپ کے علمی کارناموں میں مستقل تصانیف، رسائل، شروحات اور تلخیصات سبھی شامل ہیں۔ ان کی مجموعی تعداد ستر سے بھی زائد ہے۔ ان میں سے چند کے نام یہ ہیں:

مستقل تالیفات و تصانیف:

1) إعلام الأعلام بمهمات مسائل الحكام

2) الإتحاف بالأحاديث الواردة في الطواف **(یہ رسالہ مع تحقیق و تخریج آپ کے ہاتھ میں ہے)**

3) الإراءة في حكم الطلاق المعلق بصحة البراءة

4) الأمنية في صحة الوضوء بلا نية

5) التعبير المنير على مواضع من شرح المنسك الصغير

6) السهم الصائب على من حكم من نواب الوقت على الغائب

7) السيف المسلول في دفع الصدقة لآل الرسول

8) الفوائد المكية على العقائد القدسية

9) اللمعة في حكم الصلاة الأربع بعد الجمعة

10) المتعة في عدم جواز استخلاف خطيب الجمعة

11) النقول المتابعة في حكم رفع الإمام رأسه ولم يعقد في الرابعة

12) إزالة الضنك في المراد من يوم الشك

13) بذل المهة فيما يجب ويسوغ فعله للزوجة

14) بلوغ الأرب في أرض الحجاز وجزيرة العرب

15) بلوغ المنى في أحكام مِنى

16) تبليغ الأمل في عدم جواز التقليد بعد العمل

17) تحصيل الأجر في أبانة حد الجهر

18) دفع الضرر في الترخص بتأخير الصلاة في السفر

19) رد القول العنيد في جواز الاقتداء بالمخالف في العيد

20) رفع الإبهام في بيان صحة الصلاة مع الإعلام

21) رفع الإضرار في رد القول بأن قبول الابرار إقرار

22) رفع القبض في حكم القبض

23) عدة السالك في أحكام المناسب

آپ کے رسائل:

1) رسالة حكم الإيثار بالقرب والقول التام في إنفساخ الدار المستأجرة بالانهدام

2) رسالة حكم في الاستبراء

3) رسالة في استعمال الحيلة لمن قصد مجاوزة الميقات

4) رسالة في الاستثناء في اليمين الكاذبة والإتحاف بمهمات مسائل الأوقاف

5) رسالة في الإشارة في التشهد

6) رسالة في الحضانة

7) رسالة في المسك والزباد

8) رسالة في إيصال الثواب للأموات

9) رسالة في إيضاح الألفاظ الغريبة

10) رسالة في بيان أقسام الرشوة

11) رسالة في بيان السكك

12) رسالة في بيض الصيد إذا دخل الحرم

13) رسالة في تكفير الحج للتعبات والكبائر

14) رسالة في جمرة العقبة

15) رسالة في جواز الصيد بالبندقة

16) القول الأزهر في فيما يفتي بقول زفر

17) رسالة في جواز العمرة في أشهر الحج

18) رسالة في حكم استعمال أواني الفضة والذهب

19) رسالة في حكم إسقاط الصلاة

20) رسالة في حكم الاقتداء بالمخالف وهي غير الأولى

21) رسالة في حكم البناء بمنى

22) رسالة في حكم التغزير بأخذ المال

23) رسالة في حكم التقليد

24) رسالة في حكم الدهن وقد ماتت فيه الفارة

25) رسالة في حكم الفرغ والاستدلال في حكم الاستبدال

26) رسالة في حكم الواقع بالطلاق الصريح

27) رسالة في حكم الوقف على من كان أعزب

28) رسالة في حكم بيع العدة والأمانة

29) رسالة في حكم تعاطي التنباك

30) رسالة في حكم جعل الطلاق بيد الزوجة والمولى والعدة في طلاق المعتدة

31) رسالة في حكم حمل الجنازة إلى المقبرة

32) رسالة في حكم حمل الجنازة، مختلفة عن الأخرى

33) رسالة في حكم دعوى اليد

34) رسالة في حكم شرف ولد الشريفة

35) رسالة في حكم عزل السلطان للقاضي

36) رسالة في حكم فناء الدار

37) رسالة في حكم قصر الصلاة في طريق جدة

38) رسالة في عدم إرث الزوج من المفارقة بالمرض بالجب والعنة

39) رسالة في عدم جواز التلفيق، رد فيه على مكي فروخ

40) رسالة في عدم جواز صلاة الرجال خلف صف النساء

41) رسالة في عدم دخول أولاد البنات في مسمّى أولاد الأولاد

42) رسالة في عدم سقوط المعلوم

43) رسالة في عدم صحة عزل القوام

44) رسالة في عدم ضمان الصيرفي

45) رسالة في فرائض الصلاة وشرحها

46) رسالة في فساد الإقرار

47) رسالة في فسخ إحرام الصبي

48) رسالة في كراهية لبس الأحمر

49) رسالة في معنى الاستحسان والقياس

50) رسالة في معنى العقر والإبانة في زمن سقوط النفقة المفروضة دون المستدانة

51) رسالة في معنى تعلق الوجوب والضمان بالذمة

52) رسالة في من علق طلاق زوجته بالبراءة من المهر ونفقة العدة ومؤنة السكنى

53) رسالة في من يطلق عليه السيد الشريف

54) رسالة في نقض القسمة

55) رسالة فيما إذا طلق وأدعى الاستثناء

آپ کی تحریر کردہ شروحات و حواشی و اختصارات

1) شرح المسايرة لإبن الهمام

2) شرح المنسك الصغير للملا رحمة الله

3) شرح الموطأ رواية محمد بن الحسن في مجلدين

4) شرح تصحيح القدوري للشيخ قاسم

5) شرح رسالة مشروعية العمرة المكي في أشهر الحج

6) شرح منسك الشهاوي

7) شرح منظومة ابن الشحنة في العقائد

8) اختصار الطراز المذهب في بيان الصحيح من المذهب، والأصل لشيخه بدر الدين الشهاوي

9) عمدة ذوي البصائر لحل مهمات الاشباه والنظائر، حاشية على الأشباه والنظائر

وصال باکمال:

اور یکشنبہ کے روز سولہ شوال ۱۰۹۹ھ میں وفات پائی اور اسی سن نماز عصر کے بعد مسجد الحرام میں آپ کی نمازِ جنازہ ادا کی گئی۔

قبرستانِ معلی میں اُم المؤمنین حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا کے مزار مبارک کے قریب دفن کیے گئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبة الكتاب

سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا، رحمت و سلامتی نازل ہو خاتم النبیین ﷺ پر اور ان کے تمام آل واصحاب پر۔

یہ چند صفحات ہیں جنہیں در حقیقت چشموں کے پانی سے لکھا جانا چاہیئے۔

میں نے اِن صفحات میں بیت اللہ کے طواف میں وارد احادیث کو جمع کیا ہے جو مجھے بآسانی میسر ہوئیں۔

اس رسالہ سے میرا مقصود: طلبِ اسبابِ مغفرت کی سعی میں سُستی کرنے والوں کو ترغیب دلانا ہے، اور (ساتھ ہی) رحمت اور جنّت کے حصول میں کامیاب ہونے والے چُست افراد کو مبارکباد پیش کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں میں شامل فرمائے جنہیں اس نے سستی و ناکامی سے محفوظ فرمایا ہے، اور اپنے کرم سے اچھا انجام عطا فرمایا ہے۔

بے شک وہ کریم اور منّان ہے۔

۱۔ حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ سے روایت کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو طواف ایسے ہیں کہ جس بندۂِ مسلم کو بھی اس کی توفیق ہوئی وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہوگیا جیسا کہ اس دن تھا جس دن اسکی ماں نے اسے جنا تھا۔ اور اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے خواہ وہ کتنے ہی زیادہ کیوں نہ ہوں۔

(ان میں سے پہلا وہ) صبح (فجر) کے بعد کا طواف جس کا اختتام طلوعِ آفتاب کے قریب ہو اور (دوسرا) عصر کے بعد کا طواف جس کا اختتام غروب آفتاب کے قریب ہو۔

ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ ان دو اوقات میں طواف کے مستحب ہونے کی کیا وجہ ہے؟ ارشاد فرمایا: یہ وہ دو اوقات ہیں جنہیں فرشتے نہیں چھوڑتے۔ [1]

۲۔ نبی ﷺ سے روایت کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے سات چکر طواف کے کئے اور اِن کلمات کے سوا کچھ نہ کہا: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ، تو اُس کے دس گناہ مٹا دیئے گئے، اور اُس کی دس نیکیاں لکھ دی گئیں اور اُس کے دس درجات بلند کر دیئے گئے اور جس نے طواف کیا اور اسی طرح پڑھا تو گویا وہ رحمت کے سمندر میں غوطہ زن ہے جیسے کوئی شخص پانی میں اپنے پیروں سے تیر رہا ہو۔ [2]

1۔"المعجم الأوسط"، الجزء الرابع، باب الميم، من اسمه محمد، برقم: ٥٩٩٢ ص:٢٨٢، وزادَ فِيهِ، قالُوا: يا رَسُولَ اللهِ، إِنْ كانَ قَبْلَ ذَلِكَ وبَعْدَهُ؟ قالَ: «يَلْحَقُ بِهِ».

"الفردوس بمأثور الخطاب"، باب الطاء، برقم:٣٧٨٥، عن انس بن مالك، ص:٢/ ٥١

"مجمع الزوائد "، كتاب الحج، باب أوقات الطواف، برقم: ٥٥١٠، ص:٣/ ٤١٢

"أخبار مكة للأزرقي "،بابما جاءَ فِي فَضْلِ الطَّوافِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وعِنْدَ غُرُوبِها، ص:٢/ ٢٣

"أخبار مكة للفاكهي"، الجزء الأول، ذِكْرُ فَضْلِ الطَّوافِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وعِنْدَ غُرُوبِها، برقم الرواية:٤٨٦،٤٨٥، ص:٢٥٣

2-"سُنَن ابن ماجه"،كتاب المناسك، باب فضل الطواف، برقم: ٢٩٥٧، ص: ٣/ ٤٤٤

"المعجم الأوسط"، باب الميم، من اسمه موسى، برقم: ٨٤٠٠، ٨/ ١٧٢

"فضائل مكة لأبي سعيد الجندي" ، باب فضل الصامت الذاكر لله كثيرا في طوفه، برقم:٢٤،ص: ١/ ٨٧

=

۳۔ نبی کریم ﷺ سے روایت کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر فرشتے کسی سے مصافحہ کرتے تو وہ، فی سبیل اللہ (جہاد کرنے والے) غازی سے اور والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے والے سے اور حُرمت والے بیت اللہ کا طواف کرنے والوں سے ضرور مصافحہ کرتے۔ (3)

۴۔ نبی کریم ﷺ سے روایت کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے بارش کے دوران طواف کیا تو اس کو پہنچنے والے ہر ایک قطرے کے بدلے میں ایک نیکی لکھی جائے گی اور ہر دوسرے قطرے کے بدلے میں ایک گُناہ مٹادیا جائے گا۔ (4)

۵۔ نبی کریم ﷺ سے روایت کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شدید گرمی کے دن میں جس نے بیت اللہ کے گرد سات چکر لگائے، اور اس کے ہر چکر میں استلامِ حجرِ (اسود) کیا۔ (5) (اس دوران) نہ تو کسی کو ایذا دی اور نہ ہی ذکر اللہ کے سوا کوئی زیادہ بات کی، تو اسکے ہر قدم اُٹھانے اور رکھنے کے بدلے میں، ستّر ہزار نیکیاں دی جائیں گی، ستّر ہزار گُناہ مٹا دیئے جائیں گے اور ستّر ہزار درجات بلند کئے جائیں گے۔

=

"أخبار مكة للفاكهي"، الجزء الأول، ذكر ما يستحب من الذكر لله تبارك وتعالى في الطواف، برقم الرواية:٥٧٣، ص:٢٨١

3 -"فضائل مكة والسكن فيها—للحسن البصري"، ص:٣٣

4- "أخبار مكة للفاكهي"، ذكر الطواف في المطر وفضله ، برقم الرواية:٤٧٩، ١/ ٢٥٠

" إرشاد السالك لأبن فرحون "، الباب الأول: في الترغيب في الحج وفضله، فصل: الطواف بالبيت، ص: ١/ ١٤٥

5- حجرِ اسود کو بوسہ دینا یا ہاتھ یا لکڑی سے چھو کر ہاتھ یا لکڑی کو چوم لینا یا ہاتھوں سے اُس کی طرف اشارہ کرکے اُنہیں چوم لینا استلامِ حجر کہلاتا ہے۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما[6] **کی روایت** میں شدید الحر (سخت گرمی) کے بعد یہ کلمات (بھی) ہیں: "اور اس نے سر کو نہ ڈھانپا[7] اور چھوٹے چھوٹے قدم سے چلا اور اِدھر اُدھر نہ دیکھا اور نظریں جھکائے رہا۔"

پھر حدیث کا بقیہ ذکر کرنے کے بعد یہ الفاظ بھی زائد روایت کئے ہیں: تو اسے ایسے ستر[8] غلام آزاد کرنے کا اجر دیا جائے گا جن میں سے ہر ایک کی قیمت ستر ہزار درہم ہو۔ اور اللہ اسے ستر لوگوں کی شفاعت کا اِذن عطا فرمائے گا۔ اگر چاہے تو اپنے گھرانے کے مسلمانوں کی کرے اور چاہے تو عام مسلمانوں میں سے کسی کی بھی کرے۔ اگر چاہے تو پہلے ہی دنیا میں اُسے عطا کر دی جائے اور چاہے تو اِس کو آخرت میں اس کے لئے مؤخر کر دیا جائے گا۔[9]

6- آپ کا نام عبداللہ ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی ہیں، آپ کی والدہ لبابہ بنت حارث یعنی اُم المؤمنین حضرت کی ہمشیرہ ہیں، آپ ہجرت سے تین سال پہلے پیدا ہوئے جب تیرہ سالہ تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی، آپ کا لقب حبرِ اُمت یعنی اُمت کے بڑے عالم ہے، آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے، آپ رضی اللہ عنہ کا وصال شریف ۶۸ھ میں بمقام طائف اے برس کی عمر میں ہوا۔
(مرقاة المفاتیح، کتاب الإیمان، الفصل الأول، ١/ ١٥٩، مطبوعة: دار الکتب العلمیة، بیروت، الطبعة الأولی ١٤٢٢ھ. ٢٠٠١م)

7- مرد کو احرام کی حالت میں سر چھپانا حرام ہے ہاں عورت کیلئے جائز ہے بلکہ نامحرم کے سامنے اور نماز میں فرض ہے۔

8- عربی زبان میں ستر کا عدد بیانِ کثرت کیلئے ہوتا ہے۔

9- **"فضائل مكة والسكن فيها – للحسن البصري"**، ص: ٣٢

"فضائل مكة لأبي سعيد الجندي" ، باب إحصاء الطواف والصلاة إلخ، برقم: ٢٣، ص: ١/ ٨٥

تنبيه: سنده ضعيف جدا، وقالَ المُلا عَلِيّ القاري في كتابه (**"الأسرار المرفوعة في الأخبار الموضوعة، برقم ٩٣١، ص ٢٣٧**) : أخرجه الجندي فِي تارِيخ مَكَّة، عَن ابْن عَبَّاس مَرْفُوعا، وفِي رِسالَة الحسن البَصْرِيّ، ومناسك ابْن الحاج نَحوه، لَكِن آثار الوَضع لائحة عَلَيْهِ، ولذا قالَ السخاوي: إنَّه باطِل (المقاصد الحسنة، برقم ١١٤٤، ص ٤٢٤).

۶۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا گیا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جس نے گن کر سات چکر طواف کیا گویا کہ اس نے ایک غلام آزاد کیا۔ (10)

۷۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بیت اللہ کے سات چکر لگائے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی (11) اورآبِ زم زم نوش کیا اُس کے گناہوں کو بخش دیا گیا، چاہے وہ کتنے ہی زائد کیوں نہ ہوں۔ (12)

10- "سُنَن الترمذي"،أبواب الحج، باب ما جاء في استلام الركنين، برقم:۹۵۹، ۹۵/۲

"المستدرك للحاكم "،كتاب المناسك، برقم:۱۸٤۲، ص: ٦/ ١٥٢

"جمع الجوامع "، القسم الأول، حرف الميم، برقم: ۲۰۸٦٦، ص: ۷/ ٤٩

"مشكاة المصابيح"، كتاب المناسك، باب دخول مكة إلخ، الفصل الثاني، برقم:۲۵۸۰-(۲۰)، ص: ١- ٢/ ٤٨١

11- بہتر یہ ہے کہ مقامِ ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھے اور اگر بھیڑ کی وجہ اس مقام میں نماز نہ پڑھ سکے تو مسجد حرام میں کسی اور جگہ پڑھ لے اور اگر اس مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ نماز پڑھی جب بھی ہوجائے گی۔(الفتاوی الهندية،كتاب المناسك،الباب الخامس فى كيفية الحج،١/ ٢٢٦،مطبوعة:دار المعرفة، بيروت، الطبعة الثالثة١٣٩٣هـ.١٩٧٣م) لیکن مقامِ ابراہیم کے بعد نمازِ طواف پڑھنے کیلئے سب سے افضل جگہ خانہ کعبہ ہے پھر حطیم میں میزابِ رحمت کے نیچے اس کے بعد حطیم میں کسی اور جگہ پھر کعبہ شریف سے قریب تر جگہ میں پھر مسجدِ حرام میں کسی جگہ اور پھر حدودِ حرم کے اندر جہاں بھی ہو۔(لباب المناسك وشرحه المسلك المتقسط فى المنسك المتوسط،باب أنواع الأطوفة وأحكامها،فصل فى ركعتى الطواف وأحكامها، ص٢٢٠،مطبوعة:المكتبة الإمدادية،مكة المكرمة،الطبعة الأولى١٤٣٠هـ. ٢٠٠٩م)

12- "فضائل مكة لأبي سعيد الجندي" ، باب إحصاء الطواف ، برقم: ۲۲، ص: ۱/ ۸٤

=

۸۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا گیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جس نے گن کر سات چکر طواف کیا گویا کہ اس نے ایک غلام آزاد کیا۔(13) **اور یہ بھی فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:** اسکے ہر قدم کے رکھنے اور اُٹھانے پر اسکی ایک خطا مٹادی جاتی ہے، اور ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے۔

۹۔ اور اِمام احمد (ابن حنبل)(14) کی (مُسندَ(15) میں) اِبن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میں نے ان سے سنا ہے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ: جس نے گن کر طواف کے سات چکر لگائے اور دو رکعتیں پڑھیں، تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔(16)

۱۰۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما(17) نے فرمایا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جو قدم بھی وہ اٹھاتا ہے اور رکھتا ہے (ہر اس قدم کے) بدلے میں اللہ تعالیٰ اُس

=

"کنز العمّال"، حرف الجیم، کتاب الحج والعمرة، الباب الثاني، الفصل الرابع، برقم: ۱۲۰۰۹، ص: ٥-٦/ ۲۱

13 – اورایک مسلمان غلام آزادکرنے کی فضیلت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کے ہر عضو کے بدلے میں آزادکرنے والے کے ہر عضوکو جہنّم سے آزادفرمائے گا۔(صحیح البخاری،کتاب العتق،باب فی العتق وفضله، برقم:۲،۲٥۱۷/ ۱۳٤)

14 – آپ علیہ الرحمہ مذہبِ حنبلی کے امام اور بلندپایہ محدّثین میں سے ہیں،آپ کاوصال ۲۴۱ھ میں ہواہے۔

15 – مسندکی جمع مسانید ہے،اور یہ ان کتابوں کو کہاجاتاہے جس میں مؤلّف کتاب نے ہر صحابی کی تمام روایات کوعلیحدہ اکٹھاکیاہو۔(الرسالة المستطرفة لبیان مشهور کتب السنة المشرفة،ص ٥۲)

16 – "مسند لأحمد، مسند عبد الله بن عمر، ص: ۲/ ۲۱٦(عالم الکتب)، ۲/ ۳، برقم: ٤٤٦۲

17 – آپ رضی اللہ عنہ ظہورِنبوت سے ایک سال قبل پیداہوئے ۷۳ھ میں حضرت ابن زبیر کی شہادت سے تین ماہ بعدوفات پائی۔ ذی طوی کے مقبرہ مہاجرین میں مدفون ہیں۔ چوراسی سال عمر شریف پائی۔ (مرقاة المفاتیح،کتاب الإیمان،الفصل الأوّل،۱/ ۱۳۰،۱۳۱)

کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے، اور اُس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے، اور اُس کے دس درجات بلند فرمادیتا ہے۔[18]

۱۱۔ نبی کریم ﷺ سے روایت کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ طوافِ بیت اللہ کے ارادے سے نکلتا ہے، وہ رحمت (کے سمندر میں) داخل ہو جاتا ہے۔ اور جب وہ طواف شروع کرتا ہے تو وہ رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے۔ پھر وہ جو بھی قدم اُٹھاتا ہے اور رکھتا ہے اُس کے ہر قدم کے بدلے میں اللہ اُس کے لئے پانچ سو نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اُس کے پانچ سو گناہ مٹا دیتا ہے اور اُس کے پانچ سو درجات بلند فرمادیتا ہے۔

پھر جب وہ طواف سے فارغ ہو کر دو رکعت مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھتا ہے تو گناہوں سے ایسا پاک ہو کر نکلتا ہے جیسا کہ اس دن تھا جس دن اُس کی ماں نے اسے جنا تھا اور اُس کے لئے اولادِ اسمٰعیل میں سے دس غلام آزاد کرنے کا اجر لکھ دیا جاتا ہے۔ اور رکن (پر مقرر) فرشتہ اسکا استقبال کرتا ہے اور اس سے کہتا ہے (اب) آئندہ سے نئے عمل کا آغاز کرو، جو گزر گیا اس کے لئے یہ (طواف و نماز) تجھے کفایت کریں گے۔ اور وہ اپنے گھر والوں میں سے ستر افراد کی شفاعت کرے گا۔[19]

۱۲۔ نبی کریم ﷺ سے روایت کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آسمان میں رہنے والے فرشتوں میں سے اللہ کی بارگاہ میں سب سے مکرّم (عزت و شرافت والے) وہ ہیں جو

18 - "مسند لأحمد، مسند عبد الله بن عمر، ص: ۲/ ۲۱٦(عالم الكتب)، ۲/ ۳، برقم: ٤٤٦۲

19 -"مثير العزم " للجوزي، أبواب ذكر الطواف بالبيت، باب ذكر فضائل الطواف، برقم:۲٤٥، ص:۱/ ٤٠۱

"أخبار مكة للأزرقي "، باب ما جاء في فضل الطواف بالكعبة، ص:۲/ ٤

" إرشاد السالك لأبن فرحون "، الباب الأول: في الترغيب في الحج وفضله، باب: ما جاء في حج الماشي والراكب، فصل: الطواف بالبيت ، ص: ۱/ ۱۳۸

عرش کے گرد طواف کرتے ہیں اور زمین میں بسنے والوں میں سے وہ جو کہ اس کے گھر (بیت اللہ) کے گرد طواف کرتے ہیں۔[20]

۱۳۔ نبی کریم ﷺ سے روایت کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیت اللہ کا طواف کرنا، اللہ کی رحمت میں غوطہ زن ہونا ہے۔[21]

۱۴۔ نبی کریم ﷺ سے روایت کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کعبے کو ستر ہزار فرشتوں نے گھیرا ہوا ہے جو کہ اس کا طواف کرنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتے ہیں اور ان کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔[22]

۱۵۔ نبی کریم ﷺ سے روایت کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے بیت اللہ کا پچاس مرتبہ طواف کیا، وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہوکر نکلا جیسا کہ اُس دن تھا جب اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔[23]

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور اسے حدیثِ غریب[24] کہا ہے۔[25]

20-"الحاوي الكبير للماوردي"، كتاب الحج، باب دخول مكة، مسئلة:٤، ص:٥/ ١٢٢

"كفاية النبيه في شرح التنبيه لإبن الرفعة"، كتاب الحج، باب صفة الحج، ٧/ ٥٢٧

21-"فضائل مكة والسكن فيها – للحسن البصري"، ص:٣٣

"الحاوي الكبير للماوردي"، كتاب الحج، باب دخول مكة، مسئلة:٤، ص:٥/ ١٢٢

22- "أخبار مكة للفاكهي"، ذكر كثرة الطواف والثواب عليه، برقم: ٣١٩، ١/ ١٩٦

"فضائل مكة والسكن فيها – للحسن البصري"، ص:٣٣

23- یعنی صغیرہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔(عارضة الأحوذی بشرح صحیح الترمذی،كتاب الحج،باب ما جاء فی فضل الطواف،٢/ ٧٨، مطبوعة:دار الكتب العلمية،بيروت،الطبعة الأولی١٤١٨ھ.١٩٩٧م)(قُوت المغتذی علی جامع الترمذی،كتاب الحج،باب ما جاء فی فضل الطواف،١/ ٣٤٦،مطبوعة:دار النوادر،سورية،الطبعة الأولی١٤٣٣ھ.٢٠١٢م)

24- وہ حدیث جس کی صرف ایک سند ہو یعنی جس کا راوی صرف ایک ہو چاہے ہر طبقہ میں ایک ہی ہو یا کسی طبقہ میں زائد بھی ہوگئے ہوں۔(نخبة الفكر وشرحه للقاری،غريب،ص٣٦،مطبوعة:مكتبه فاروقيه، بشاور)

۱۶۔ نبی کریم ﷺ سے روایت کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ طواف کرنے والوں کے بارے میں فرشتوں پر مباہات (فخر) فرماتا ہے۔ (26)

۱۷۔ نبی کریم ﷺ سے روایت کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کثرت سے طواف کرو کیوں کہ یہ سب سے قلیل عمل ہے جو تم اپنے نامہءِ اعمال میں پاؤ گے (اور باوجود اسکی قلت کے) سب سے مرغوب اور قابلِ رشک (27) عمل پاؤ گے۔ (28)

یہ اختتام ہے اس مجموعہ کا جس کا ہم نے ارادہ کیا تھا، اور میں اس کے آغاز و اختتام پر اللہ کی حمد کرتا ہوں۔

رحمت و سلامتی نازل ہو ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ اور انکی آل واصحاب پر۔

﴿رسالہ مکمل ہوا﴾

=

25- "سُنَن الترمذي"،أبواب الحج، باب ما جاء في فضل الطواف، برقم:٨٦٦، ص: ٣٨/٢

"جمع الجوامع"، القسم الأول، حرف الميم، برقم:٢٠٨٦٣، ص: ٧/ ٤٩

26 - مسند أبي يعلى الموصلي، مسند عائشة، برقم:٤٦٠٩ –(٢٥٣)، ص: ٨/ ٨٠

"شعب الإيمان"،كتاب المناسك، باب فضل الحج والعمرة.برقم:٣٨٠٣، ص: ٦/ ١٣

27- کسی کی نعمت اپنے لئے بھی طلب کرنے کو رشک کہتے ہیں۔(الفتاوى الهندية،كتاب الكراهية، الباب الثالث والعشرون في الغيبة والحسد إلخ،٥/ ٣٦٣،مطبوعة:دار المعرفة، بيروت، الطبعة الثالثة١٣٩٣هـ.١٩٧٣م)

28- "مثير العزم" للجوزي، أبواب ذكر الطواف بالبيت، باب التحريض على الإكثار من الطواف، برقم:٢٤٨، ص:١/ ٤٠٣

قوت القلوب في معاملة المحبوب، الفصل الثالث والثلاثون ذكر دعائم الإسلام الخمس، ذكر فضائل الحج وآدابه وهيئاته الخ، ص: ٣/ ١٢٥٩

رسالة: الإتحاف في فضائل الطواف.. بيري زاده

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين

والصلاة والسلام على خاتم النبيين، وعلى آله و صحبه أجمعين.

أما بعد، فهذه ورقات حقيقة أن تكتب بماء العيون ! جمعت فيها ما تيسر جمعه من الأحاديث الواردة في فضل الطواف بالبيت الشريف المنيف، قصدت بذلك حث الكسلان في السعي في طلب سبب الغفران، وتهنئة اليقظان بما ناله من الإحسان، والفوز بالجنان... جعلنا الله وإياكم ممن عصمه من الكسل والخذلان، وختم له بإحسان، إنه كريم منان

روي في الحديث الشريف عنه أنه ﷺ قال: «طوافان لا يوافقهما عبد مسلم، إلا خرج من ذنوبه كيوم ولدته أمه، وغفرت له ذنوبه بالغة ما بلغت: طواف بعد الصبح يكون فراغه عند طلوع الشمس، وطواف بعد العصر يكون فراغه عند غروب الشمس». فقال رجل: يا رسول الله لم تستحب ، هذان الساعتان؟ قال: إنهما ساعتان لا تعدوهما الملائكة».

وعنه أنه ﷺ قال: «من طاف بالبيت سبعا ، ولا يتكلم إلا : سبحان الله، والحمد الله، ولا إله إلا الله، والله أكبر، ولا حول ولا قوة إلا بالله ؛ محيت عنه عشر سيئات، وكتبت له عشر حسنات، ورفع بها عشر درجات. ومن طاف فتكلم في تلك الحال خاض بالرحمة برجليه كخائض الماء برجليه». وعنه أنه قال: «لو أن الملائكة صافحت أحدًا، لصافحت الغازي في سبيل الله،والبار لوالديه، والطائف ببيت الله الحرام».

وعنه أنه ﷺ قال: «من طاف بالكعبة في يوم مطر ، كتب له بكل قطرة تصيبه حسنة، ومحي عنه بالأخرى سيئة».

وعنه أنه ﷺ قال: «من طاف حول البيت أسبوعا في يوم صائف شديد الحر، واستلم الحجر في كل طواف من غير أن يؤذي أحدًا، وأقل كلامه إلا بذكر الله تعالى، كان له بكل قدم يرفعها ويضعها سبعون ألف حسنة، ويمحى عنه سبعون ألف سيئة، ويرفع له سبعون ألف درجة».

وفي رواية عن ابن عباس بعد شديد الحر: وحَسَرَ عن رأسه، وقارب خطاه، وأقل التفاته، وغض بصره... ثم ذكر بقية الحديث وزاد ويعتق عنه سبعين رقبة، ثمن كل رقبة عشرة آلاف درهم، ويعطيه الله سبعين ،شفاعة، إن شاء في أهل بيته من المسلمين، وإن شاء في العامة، وإن شاء عجلت له في الدنيا، وإن شاء أخرت له في الآخرة». وعن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما أنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: «من طاف بهذا البيت أسبوعًا فأحصاه كان عتق رقبة». وعنه أنه قال: «من طاف بالبيت سبعا، وصلى خلف المقام ركعتين، وشرب ماء زمزم، غفرت له ذنوبه بالغة ما بلغت». وعنه أنه قال: «الكعبة محفوفة بسبعين ألفًا من الملائكة، يستغفرون الله لمن طاف بالبيت.

وعن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: «من طاف بهذا البيت أسبوعًا فأحصاه كان كعتق رقبة»؛ وسمعته يقول: «لا يضع قدما ولايرفع أخرى إلا حط الله عنه خطيئة، وكتب له بها حسنة». وفي رواية لأحمد عن ابن عمر ة قال: سمعته يعني النبي : (من ـ طاف أسبوعا يحصيه، وصلى ركعتين، كان كعدل رقبة ؛ وقال: سمع : سمعته يقول: «ما رفع رجلا ولا وضعها، إلا كتب الله تعالى له عشر حسنات وحط عنه عشر سيئات، ورفع له عشر درجات».

وعنه أنه ﷺ قال: «إذا خرج المرء يريد الطواف بالبيت، أقبل يخوض في الرحمة؛ فإذا دخله غمرته، ثم لا يرفع قدما ولا يضعها إلا كتب الله له بكل قدم خمسمائة حسنة، وحطت عنه خمسمائة سيئة، ورفعت له

خمسمائة درجة؛ فإذا فرغ من الطواف فصلى ركعتين دبر المقام، خرج من ذنوبه كيوم ولدته أمه، وكتب له أجر عشر رقاب من ولد إسماعيل، واستقبله ملك الركن، وقال له: استأنف العمل فيما يستقبل، فقد كفيت ما مضى؛ ويشفع في سبعين من أهل بيته. وعنه أنه قال: «أكرم سكان أهل السماء على الله الذين يطوفون حول عرشه، وأكرم سكان أهل الأرض الذين يطوفون حول بيته». وعنه هو أنه قال: «الطواف بالبيت خوض في رحمة الله تعالى». وعنه أنه قال: الكعبة محفوفة بسبعين ألفًا من الملائكة، يستغفرون الله تعالى لمن طاف بها، ويصلون عليه . وعنه أنه قال: من طاف بالبيت خمسين ة، خرج من ذنوبه كيوم ولدته أمه». رواه الترمذي، وقال: حديث غريب. وعنه أنه ﷺ قال: «إن الله يباهي بالطائفين ملائكته». وعنه أنه قال: «استكثروا من الطواف بالبيت فإنه أقل شيء تجدونه في صحفكم، وأغبط عمل تجدونه. وهذا آخر ما قصدناه من الجمع. والحمد لله أولا وآخرا، وصلى الله على سيدنا محمد، وعلى آله وصحبه وسلم!

مآخذ و مراجع

1) **أخبار مكة في قديم الدهر وحديثه**، لأبي عبد الله محمد بن إسحاق بن العباس المكي الفاكهي. المتوفى: ٢٧٢هـ مكتبة الأسدي، المكة المكرمة، الطبعة الخامسة، ١٤٣٠ هـ

2) **أخبار مكة وما جاء فيها من الأثار**، لأبي الوليد محمد بن عبد الله بن أحمد بن محمد الغساني المكي المعروف بالأزرقي المتوفى: ٢٥٠هـ مكتبة الثقافة، مكة المكرمة، الطبعة العاشرة، سنة ١٤٢٣ هـ

3) **إرشاد السالك إلى أفعال المناسك**، البرهان الدين إبراهيم بن فرحون المدني المالكي المتوفى:٧٩٩هـ مكتبة العبيكان، الرياض – المملكة العربية السعودية، الطبعة الأولى، ١٤٢٣ هـ

4) **الأسرار المرفوعة في الأخبار الموضوعة، المعروف بالموضوعات الكبرى**، للإمام أبو الحسن نور الدين علي بن سلطان محمد الملا الهروي القاري المتوفى: ١٠١٤هـ **المحقق: محمد الصباغ**، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة الأولى، ١٤٠٥ هـ

5) **جمع الجوامع المعروف بـ الجامع الكبير**، للإمام جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر السيوطي، المتوفى: ٩١١هـ، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة الأولى، ١٤٢١ هـ

6) **الحاوي الكبير في فقه مذهب الإمام الشافعي وهو شرح مختصر المزني**، لأبي الحسن علي بن محمد بن محمد البصري البغدادي، الشهير بالماوردي المتوفى: ٤٥٠هـ دار إحياء التراث العربي – بيروت، الطبعة الأولى، ١٤٣٠ هـ

7) **سنن ابن ماجه**، للإمام أبي عبد الله محمد بن يزيد القزويني المعروف بابن ماجة المتوفى: ٢٧٣هـ دار الكتب العلمية –بيروت، الطبعة الأولى، ١٤١٩ هـ

8) **سنن الترمذي**، للإمام أبي عيسى محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى الترمذي المتوفى: ٢٧٩هـ دار الكتب العلمية –بيروت، الطبعة الأولى، ١٤٢١ هـ

9) **شعب الإيمان**، للإمام أبي بكر أحمد بن الحسين بن علي الخُسْرَوْجِردي الخراساني البيهقي المتوفى: ٤٥٨هـ مكتبة الرشد- الرياض، الطبعة الأولى،١٤٢٣ هـ

10) **الفردوس بمأثور الخطاب**، للإمام أبي شجاع الديلميّ الهمذاني. المتوفى: ٥٠٩هـ دار الفكر– بيروت، الطبعة الأولى، ١٤١٨ هـ

11) **فضائل مكة لأبي سعيد الجندي (تحقيق: أبو عبيدة جودة محمد)**، لأبي سعيد المفضل بن محمد بن إبراهيم الشعبي الكوفي ثم الجندي المقرئ المتوفى: ٣٠٨، أعده للموسوعة الشاملة: أ/ عبد الحميد الأزهري، التبعة الأولى، ١٤٤١هـ

12) فضائل مكة والسكن فيها، للإمام أبي سعيد الحسن بن يسار البصري المتوفى: ١١٠هـ،مكتبة الفلاح –الكويت ١٤٠٠ هـ

13) قوت القلوب في معاملة المحبوب، للإمام أبي طالب محمد بن علي بن عطية الحارثي المكي المتوفى: ٣٨٦هـ المحقق: د. محمود إبراهيم الرضواني، دار التراث –بيروت،الطبعة الأولى، ١٤٢٢ هـ

14) كفاية النبيه في شرح التنبيه، للإمام أبي العباس نجم الدين أحمد بن محمد بن علي الأنصاري المعروف بابن الرفعة المتوفى:٧١٠هـ المحقق: مجدي محمد سرور باسلوم، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعةالأولى، م ٢٠٠٩

15) كنزالعمال، لعلامة علاءالدين علي المتقي بن حسام الدين الهندي المتوفى:٩٧٥ هـ دار الكتب العلمية –بيروت، الطبعة الثانية، ١٤٢٤ هـ

16) مثير العزم الساكن إلى أشرف الأماكن، للإمام جمال الدين أبو الفرج عبد الرحمن بن علي الجوزي المتوفى: ٥٩٧ هـ المحقق: مرزوق علي إبراهيم، دار الراية– الرياض، الطبعةالأولى، ١٤١٥ هـ

17) مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، للعلامة الحسن نور الدين الهيثمي المتوفى ٨٠٧، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة الأولى، ١٤٢٢ هـ

18) المستدرك على الصحيحين، للإمام أبي عبد الله الحاكم محمد بن عبد الله بن محمد الضبي الطهماني النيسابوري المعروف بابن البيع المتوفى: ٤٠٥هـ تحقيق: مصطفى عبد القادر عطاء، دار المعرفة – بيروت، الطبعةالأولى، ١٤١١ هـ

19) مسند أبي يعلى، للإمام أبي يعلى أحمد بن علي بن المثُنى التميمي، الموصلي المتوفى: ٣٠٧هـ دار المأمون للتراث / المكتبة الرشد–الرياض، الطبعة الأولى، ١٤٣٠ هـ

20) مسند لأحمد، لإمام احمد بن حنبل المتوفى: ٦٤١ هـ مكتبة عالم الكتب، الطبعة الأولىٰ، ١٤١٩هـ

21) مشكاة المصابيح، للإمام أبي عبد الله ولي الدين محمد بن عبد الله الخطيب العمري التبريزي المتوفى: ٧٤١هـ دار الكتب العلمية –بيروت، الطبعة الأولىٰ، ١٤٢٤ هـ

22) المعجم الأوسط، للإمام أبي القاسم الطبراني المتوفى: ٣٦٠هـ دار الفكر – عمان، أردن، الطبعة الأولىٰ، ١٤٢٠ هـ

23) المقاصد الحسنة، لعلامة الشيخ محمد بن عبدالرحمٰن السخاوي المتوفى:٩٠٢ هـ دارالكتب العربي– بيروت، الطبعة الأولىٰ، ١٤٢٥ هـ

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

کی ایک دلکش کاوش

شانِ الوہیت وتقدیسِ رسالت کا امین

کوثر و تسنیم سے دھلے الفاظ، مشک و عنبر سے مہکا آہنگ

عشق وادب کی حلاوتوں کا ماخذ

ترجمہ قرآن

کنزالایمان

از

اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت امام احمد رضا علیہ الرحمہ

اب پشتو زبان میں دستیاب ہے